سوال

(82)اس کا حکم جواپنے مریدوں کواپنےلئے سجدہ کا حکم کرے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس کا حکم جواپنے مریدوں کواپنےلئے سجدہ کا حکم کرے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میں اللہ رحمن ورحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں، سب تعریف پروردگارجہان کےلئے ہے اوررحمت سلامتی اشرف انبیاء والمرسلین محمدﷺاوران کی ال اور تمام صحابہ کرام پرہو، اوراس کے بعدپس شان یہ ہے کہ ایک بستی میں اپنے والے آدمی جسے کلیانی کہاجاتا ہے کے متعلق بعض

فی رجل فی قریة یقال لہا کلیانی امر اتباعہ ان یسجدولہ ویقبلواقدمہ فانکرعلیہ بعض العلماء من الفضلاء فلم یرتدع فہل ہذاالصنیع من ہذاالجاہل بامر اتباعہ بذلک جائزام لاوہل انکاربعض العلماء علیہ واقع فی محلہ وماجودعلیہ ام لاوما حکم ہذالسجودالواقع من اتباع لہذاالمبتدع الضال وکذلک الامر بہم بذلک ینواتوجروا

بسم اللہ الرحمن الرحیم اعلم وفقنااللہ وایاک للصواب وجنبنا مانستوجب یہ العذاب ان السجود مغیراللہ حرام بنص الکتاب والسنة اما الکتاب فقال تعالی اسجدواللہ واعبدواوقال تعالی لاتسجدووا للشمس ولاللقمروسجدوللہ الذی خلقہن ان کنتم ایاخ تعبدون فاخبر سبحانہ وتعالی ان السجودلمخلوق سواہ حرام لایجوزلغیرہ لانہ من خصوصیات الرب سبحانہ وتعالی

فضلاءکی طرف سے مجھ پرسوال واردہواہے کہ اس نےاپنےلئے سجدہ کرنے کی اتباع کا حکم دیا ہے اوراپنے اقدام کو بوسہ دینے کا فضلاء میں سے بعض علماء نے اس پرانکارکیا پھر بھی وہ رکا نہیں، پس کیا یہ کام اس جاہل سے کہ اس کی اتباع کا حکم جائزہے یاکہ نہیں، اورکیا بعض علماء کا انکاراس پراپنے محل میں واقع ہے اوروہ اس پرماجورہیں یانہیں، اوراس گمراہ بدعتی کے حکم کی اتباع سے واقع سجدہ کاکیا حکم ہے اوراس طرح لوگوں کواس کا حکم دیناکیا ہے بیان کرواجردیئے جاوگے،

فاقول وباللہ استمدالتوفیق وبیدہ اذمةالتحقیق پس میں کہتا ہوں، کہ اللہ ہی سے توفیق کی مددطلب کرتاہوں اوراسی کے ہاتھ میں تحقیق کی لگام ہے،

میں اللہ رحمن ورحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ تعالی ہمیں اورتجھے توفیق صواب دے اورجن سے ہم عذاب کے سزاوارہوں ان سے بچائے، جانو، کہ کتاب وسنت کی نص کی دلیل سے غیراللہ کو سجدہ کرنا حرام ہے لیکن کتاب اللہ پس فرمایااللہ تعالی نے سجدہ کرواللہ کےلئے اوراس کی عبادت کرواور فرمایااللہ تعالی نے، سورج وچاند کومت سجدہ کروبلکہ جس ذات نے ان کوپیداکیاہے اس کو سجدہ کرواگرتم خاص اس کی عبادت کرتے ہوتوپس اللہ سبحانہ وتعالی نے خبردی کہ بیشک اس کے بغیر مخلوق کوسجدہ کرنا حرام ہے اس کے غیر

کو جائز نہیں، کیونکہ یہ پروردگار سبحانہ وتعالی

فلا یجوز لنبی ولا لولی ولا لغیرہ واما السنۃ فاخرج ابن ماجۃ من حدیث عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو امرت احدا ان یسجد لاحد لامرت المراۃ ان تسجد لزوجہا الحدیث واخرج ابن ماجۃ ایضا من حدیث عبداللہ ابن ابی اوفی قال لما قدم معاذ من الشام سجد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ہذا یا معاذ قال اتیت الشام فوافقتہم یسجدون لاسا قفتہم وبطا رقتہم فوددت فی نفسی ان نفعل ذلک بک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تفعلو فانی لو کنت امرا احدا ان یسجد لغیر اللہ لامرت امرأۃ ان تسجد لزوجہا الحدیث وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال جاءت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخرج الترمذی من حدیث ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کنت امرا احدا ان یسجد لاحد لامرت امرأۃ ان تسجد لزوجہا

کی خصوصیات سے ہے پس کسی نبی ولی اوران کے غیر کے لئے جائز نہیں، لیکن سنت پس ابن ماجہ حضرت عائشہ کی حدیث لائے ہیں بیشک رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو میں عورت کو اپنے خاوند کے لئے سجدہ کا حکم دیتا (الحدیث) اور نیز ابن ماجہ نے عبداللہ بن ابی اوفی کی حدیث نکالی ہے فرماتے ہیں جب حضرت معاذؓ شام سے آئے تو انہوں نے رسول کریم ﷺ کو سجدہ کیا آپؐ نے فرمایا، معاذ یہ کیا ہے تو اس نے کہا میں شام سے آیا ہوں پس میں نے ان کو موافقت پایا کہ وہ کاہنوں اور جرنیلوں کو سجدہ کرتے ہیں پس آپؐ کے ساتھ یہ کرنے کے لئے میرے نفس نے محبوب جانا، پس آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایسا مت کرو پس بیشک اگر میں کسی غیر اللہ کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو اس کے خاوند کے لئے سجدہ کا حکم دیتا (الحدیث) اور امام ترمذی نے حضرت ابی ہریرہ سے روایت کی ہے وہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا اگر میں کسی کو کسی ایک کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو اس کے خاوند کے لئے سجدہ کا حکم دیتا اور حضرت ابی ہریرہ سے ہی آتی ہے کہ وہ فرماتے ہیں ایک عورت رسول کریم ﷺ کے پاس آئی پس اس نے کہا میں فلاں کی بیٹی ہوں آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہچان لیا ہے تجھے کیا ضرورت ہے میری ضرورت میرے چچیرے عابد کی طرف ہے آپؐ نے فرمایا میں نے اسے پہچان لیا ہے اس

فقالت انا فلانۃ بنت فلان قال قد عرفتک فما حاجتک قالت حاجتی الی ابن عمی العابد قال قد عرفتہ قالت یخطبنی فاخبرنی ما حق الزوج علی الزوجۃ فان کان شیا اطبقہ تزوجتہ قال من حقہ انہ لو سالت منخراہ دما وقیحا فلحستہ بلسانک ما ادیت حقہ لو کان ینبغی لبشر ان یسجد لبشر لامرت المراۃ ان تسجد لزوجہا اذا دخل علیہا کما فضلہ اللہ علیہا الحدیث رواہ البزار والحاکم وقال صحیح الاسناد واخرج الامام احمد باسناد جید عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان اہل بیت من الانصار لہم جمل مسنون علیہ وانہ استصعب علیہم فمنعہم ظہرہ وان الانصار جاوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا انہ کان لنا جمل نسنی علیہ وانہ استصعب علینا ومنعنا ظہرہ وقد عطش الزرع والنخل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ قوموا فقاموا ندخل الحائط والجمل فی ناحیۃ فمشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ فقالت الانصار یا رسول اللہ قد صار مثل الکلب نخاف علیک صولتہ

نے کہا وہ مجھ سے منگنی کرتا ہے پس آپؐ مجھے خاوند کے حقوق جو عورت پر ہیں بتاو پس اگر وہ اس قسم کے ہوئے کہ میں ان کے برداشت کرنے کی طاقت رکھوں تو اس سے نکاح کرلوں گی آپؐ نے فرمایا بیشک اگر اس کے ناک کے دونوں نتھنوں سے خون اور پیپ بہے اور تو اسے اپنی زبان سے چاٹ لے پھر بھی تو نے اس کا حق ادا نہیں کیا، اگر کسی انسان کو حکم ہوتا کہ وہ کسی کے لئے سجدہ کرے تو میں عورت کو اس کے خاوند کے لئے سجدہ کا حکم دیتا جب وہ اس پر داخل ہوجیسے کہ اللہ نے اسے اس پر فضیلت دی ہے الحدیث اسے بزار اور حاکم نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صیح اسناد والی ہے اور امام احمد اسناد جید کے ساتھ انس بن مالک سے لائے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ انصاریوں میں سے ایک گھر والوں کے لئے ایک زیادہ عمر اونٹ تھا اور بیشک وہ ان پر مشکل ہوگیا اور اس نے اپنی پیٹھ ان کے سوار ہونے سے روک لی اور انصار رسول کریم ﷺ کے پاس آئے پس انہوں نے کہا جی بات یہ ہے کہ ہمارے ایک عمر رسیدہ اونٹ ہے اور وہ ہم پر بہت دشوار ہے اس نے اپنی پیٹھ ہم سے روک لی ہے اور اس نے کھیتی اور کھجوروں کو پیاسا چھوڑ دیا ہے پس رسول کریمؐ نے اپنے ساتھیوں سے اٹھنے کو کہا پس وہ کھڑے ہوگئے پس آپؐ دیوار میں سے داخل ہوگئے اور اونٹ ایک کونے میں تھا پس رسول کریمؐ اس کی طرف

فقال لیس علی منہ باس فلما نظر الجمل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل نحوۃ حتی خرساجد بین یدیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنا صیتہ اذل ما کانت قط حتی ادخلہ فی العمل فقال لہ اصحابہ یا رسول اللہ ہذہ بہیمۃ لا تعقل تسجد لک ونحن نعقل فنحن احق ان نسجد لک قال لا یصلح لبشر ان یسجد لبشر ولو صلح لبشر ان یسجد لامرت المراۃ ان تسجد لزوجہا لعظم حقہ علیہا الحدیث واخرجہ البزار ونحوہ ورواہ النسائی مختصرا وابن حبان فی صحیحہ من حدیث ابی ہریرۃ والاحادیث فی ہذا الباب کثیرۃ وفیما ذکرناہ کفایۃ لمن لہ ایۃ اذا ثقرر ذلک علمت ان السجود لغیر اللہ حرام بنص الکتاب العزیز وسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہذا الرجل المبتدع الذی امر اتباعہ بالسجود لہ مرتکب معصیۃ عظیمۃ وخصلۃ جسیمۃ ان لم تکن کفر افلاشک انہا کبیرۃ من الکبائر فالواجب علیہ

التوبة من ہذہ المعصیۃ والرجوع عنہا واما القوم الساجدون لہ فان کانوا جاہلین فالواجب

چلیے پس انصاریوں نے کہا یا رسولؐ اللہ یہ تو کتے کی طرح باولا ہے ہم اس کے آپ پر حملہ کرنے سے خطرہ محسوس کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا مجھے اس پر کوئی خطرہ نہیں، پس جب اونٹ نے رسول کریمؐ کی طرف دیکھا تو آپؐ کی طرف چلا حتی کہ آپؐ کے سامنے سجدہ میں گر گیا پس آپؐ نے اس کی پیشانی کو پکڑا وہ اس سے پہلے ذلیل نہیں تھا، پس آپؐ نے اسے کام میں لگا دیا پس آپؐ کے لئے صحابہؓ نے کہا یا حضرت یہ بے عقل چارپایہ آپؐ کو سجدہ کرتا ہے ہم باعقل آپؐ کو کیوں نہ سجدہ کریں ہم زیادہ مستحق ہیں آپؐ کو سجدہ کرنے کے پس آپؐ نے فرمایا کسی انسان کے لئے درست نہیں کہ دوسرے کے لئے سجدہ کرے اور نسائی اسے مختصر لائے ہیں اور ابن حبان اپنی صحیح میں ابی ہریرہؓ سے لائے ہیں اور احادیث اس بات میں بہت ہیں اور جو ہم نے ذکر کیا ہے یہ ہدایت یافتہ کے لئے کفایت ہے جب آپؐ کے لئے یہ چیز ثابت ہوگئی تو آپ جان لیں گے کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا کتاب عزیز اور سنت رسول اللہ ﷺ کی نص سے حرام ہے پس یہ بدعتی انسان جس نے اپنے لئے سجدہ کرنے کا اتباع کو حکم دیا ہے بڑی معصیت اور بہت بڑی خصلت کا مرتکب ہوا اگر یہ کفر نہیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ کبیرہ گناہ ضرور ہے پس اس پر اس گناہ سے توبہ اور رجوع کرنا ضروری ہے اور لیکن اس کو سجدہ کرنے والی قوم اگر وہ جاہل ہیں پس اس کی راہنمائی کرنا ضروری ہے کہ بیشک

ارشادہم بان السجود لغیر اللہ حرام بل فی بعض صورۃ یکون کفرا قال العلامۃ ابن حجر المکی فی شرح ابی فضل فی باب سجود الشکر وسجود الجہات بین یدی مشائخہم حرام اتفاقا ولو بقصد التقرب الی اللہ وفی بعض صورۃ یکون کفرا انتہی۔

وقال ایضا فی کتابہ المسمی بالاعلام بقواطع الاسلام وقد صرحوا بان سجود جہلۃ الصوفیۃ بین ایدی مشائخہم حرام وفی بعض صورۃ یکون کفرا فعلم من کلامہم ان السجود بین ایدی الغیر منہ ماہو کفر، ومنہ ماہو حرام غیر کفر فالکفر ان یقصد السجود للمخلوق والحرام ان یقصدہ اللہ تعالی معظما بذلک من غیر ان یقصدہ اول یکون لہ قصدا انتہی وفی الدر المختار مایفعلہ الجہال من بین تقبیل الارض بین یدی العلماء والعظماء حرام والفاعل وارضی بہ اثمان لانہ یشبہ عبادۃ الوثن وہل یکون کفر فعلی وجہ العبادۃ والتعظیم کفر وعلی وجہ التحیۃ لاوصار اثما مرتکبا للکبیرۃ وفی الملتقط التواضع لغیر اللہ حرام انتہی۔

غیر اللہ کو سجدہ کرنا حرام ہے بلکہ بعض صورتوں میں کفر ہوجاتا ہے علامہ ابن حجر مکی شرح ابی فضل کے باب سجود الشکر میں فرماتے ہیں اور جاہلوں کا اپنے مشائخ کے سامنے سجدہ کرنا حرام ہے اتفاقا اگرچہ اللہ کے قریب ہونے کے لئے کیوں نہ ہو اور بعض صورتوں میں کفر ہوتا ہے نیز وہ اپنی کتاب موسوم بہ الاعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں اور تحقیق انہوں نے تصریح کی ہے کہ بیشک جاہل صوفیوں کا اپنے مشائخ کے سامنے سجدہ کرنا حرام اور بعض صورتوں میں کفر ہوجاتا ہے پس ان کے کلام سے معلوم ہوگیا کہ بیشک غیر اللہ کے سامنے سجدہ کرنا اس سے بعض صورتوں میں تو کفر ہے اور بعض حرام ہے کفر نہیں پس کفر تو یہ ہے کہ مخلوق کے لئے سجدہ کا قصد کیا جائے اور حرام یہ ہے کہ قصد اللہ کا ہو اور غیر کی تعظیم مطلوب ہو لیکن اس کا قصد نہ کیا جائے یا اس کا قصد ہو ہی نہ اور در مختار میں ہے جو جاہل کرتے ہیں علماء عظماء کے سامنے زمین کو بوسہ دینا حرام ہے اور اس کا کرنیوالا اور اسے پسند کرنیوالا دونوں گنہگار ہیں کیونکہ یہ بت کی عبادت کے مشابہ ہے اور کیا کفر ہوگا، پس عبادت اور تعظیم کے طریق پر کفر ہے اور سلام وتحفہ کے طریق پر کفر نہیں اور ہوگا وہ مرتکب کبیرہ گناہ کا اور الملتقط میں ہے غیر اللہ کی تواضع حرام ہے

قال فی الشامی قال الزیلعی وذکر الصدر انہ لایکفر بہذا السجود لانہ یرادبہ التحیۃ وقال شمس الائمۃ السرخسی ان کان لغیر اللہ تعالی علی وجہ التعظیم کفرا انتہی قال القہستانی وفی الظہیریۃ یکفر بالسجود مطلقا وفی الزاہد الایماء فی السلام الی قریب الرکوع کالسجود وفی المحیط انہ یکرہ الانحناء للسلطان غیرہ انتہی وظاہر کلامہم اطلاق السجود علی ہذا التقبیل انتہی وفی الفتاوی الحادیۃ نقلا عن نصاب الاحتساب اذا سجد لغیر اللہ یکفر لان وضع الجبہۃ علی الارض لایجوز الا للہ تعالی واذا قال اہل الحرب لمسلم اسجد للملک والا قتلناک فالافضل ان لایسجد لانہ کفر صورۃ والافضل للانسان ان لایاتی بما ہو کفر صورۃ وان کان فی حالۃ الاکراہ والانحناء للسلطان اولغیرہ مکروہ لانہ یشبہ فعل المجوس۔ وفی المفاتیح مایفعلہ کثر من الجہلۃ من السجود بین یدی المشائخ فان ذلک حرام قطعا بکل حال سواء کانت الی القبلۃ اوالی

شامی میں کہا ہے اس نے مصنف زیلعی فرماتے ہیں اور صدر نے ذکر کیا ہے کہ اس سجدہ کی وجہ سے کافر نہ ہوگا کیونکہ اس سے سلام وغیرہ کا قصد ہوتا ہے اور شمس الائمہ خسی فرماتے ہیں اگر غیر اللہ کے لئے ہو تو کفر ہے ختم شد قہستانی نے کہا ہے کہ ظہیرہ میں ہے کہ مطلق سجدہ غیر کو کرنے سے کفر ہوگا مطلقا اور زاہدی میں ہے سلام میں اشارہ رکوع کے قریب ہو کرنا

سجدہ ہی کی طرح ہے اور محیط میں ہے کہ بادشاہ اور دوسرے کے لئے جھکنا مکروہ ہے ختم شد اور ان کے کلام کے ظاہر سے تو اس قسم پر سجدہ کا طلاق ہے، اور فتاوی حماد میں نصاب الاحتساب سے نقل کیا ہے کہ جب غیر اللہ کو کوئی سجدہ کرے تو وہ کافر ہوگیا، کیونکہ غیر اللہ کے سوا کسی کے لئے زمین پر پیشانی رکھنا ناجائز ہے اور جب دشمن مسلمان کو سجدہ کا حکم دے اور کہے ورنہ تجھے ہم قتل کردیں گے پس افضل تو یہ ہے کہ سجدہ نہ کرے کیونکہ یہ صورۃ کفر ہے اور انسان کو افضل یہ کہ صورۃ کفر والے کام نہ کرے اور اگر مجبوری کی حالت میں ہو اور بادشاہ اور اس کے غیر کے لئے جھکنا مکروہ ہے کیونکہ یہ بے دینوں کے فعل کے مشابہ ہے اور مفاتیح میں ہے جو جاہل صوفی اپنے مشائخ کے سامنے سجدہ وغیرہ کرتے ہیں پس بیشک یہ قطعاحرام ہے ہر حالت میں خواہ قبلہ کی طرہو یا غیر کی طرف اور خواہ

غیرہا سواء قصد السجود للہ تعالی او غفل عنہ انتہی- فالحاصل ان سجود ہولاء الجہلۃ العوام الذی ہم کالانعام للبتدع الضال الذکور حرام من قسم السجود لتعظیم المخلوق لامن قسم مایرادبہ التحیۃ المنونۃ لان التحیۃ المسنونۃ قدارشدالیہا الشارع باللسان لابالانحناء ولابالسجود فدخالفتہم لما امربہ الشارع الذی جاءنا بالاحکام وعلمنا ما ینفعنا وحذرنا ممایوجب غضب الالماالعلام دلیل علی قبح فعل الجہل الذکورین وقبح الامربہم بذلک بل بعدارشادہم و تعلیمہم بان الفعل حرام وبقاءہم علی فعل ہذاالامرالحرام لا یبعدالقول بکفرہم وکفر مرشدہم المبتدع الضال واللہ سجانہ وتعالی اعلم و صلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمدوالہ وسلم- ثم بعد تحریرہذا الجواب وارسالہ الی السائل کثراللہ فوائدہ وردعلیہ سوال اخروہوما قولکم ادام اللہ فضلکم فی تقبیل الیدامکروہ ام لاوقدروی الترمذی فی جامعہ من حدیث صفوان بن عسال قال ان قوما من الیہود قبلوایدالنبی صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم ورجلہ وقال الترمذی حدیث حسن صحیح-

اللہ کو سجدہ کا قصد کرے یا اس سے غافل ہو، پس حاصل کلام یہ ہے کہ بیشک ان جاہل عوام کالانعام کا مذکور گمراہ بدعتی کو سجدہ کرنا حرام ہے مخلوق کی تعظیم والے سجود کی قسم سے ہے نہ کہ اس قسم سے جس سے مسنون سلام مراد لیا جاتا ہے کیونکہ مسنون سلام کے لئے شارع علیہ نے زبان کے ساتھ راہنمائی فرمائی ہے نہ کہ جھکنے اور سجدہ کرنے سے پس ان کا شارع علیہ کے حکم کی مخالفت کرنا، شارع علیہ جو ہمارے پاس احکام لائے اور ہمیں فائدہ مند امور سکھلائے اور ہمیں اس چیز سے ڈرایا جو بڑے عالم اللہ تعالی کے غضب کا سبب بنتی ہے و ان جاہل صوفیوں مذکورہ کے فعل کی قباحت پر دلالت کرتی ہے اور اس کے حکم دینے کی قباحت پر دلالت کرتی ہے بلکہ ان کی راہنمائی اور ان کو تعلیم دینے کے بعد کہ یہ کام حرام ہے اور ان کے اس کام پر باقی رہنے کے بعد ان پر کفر کا فتوی لگانا، اور اللہ سبحانہ، عالم ہم سے زیادہ ہے اور خدا تعالی ہمارے سرادر محمدؐ اور ان کی آل پر رحمت کرے۔ پھر اس جواب کو لکھ کر سائل کی طرف بھیجنے کے بعد اللہ اس کے فوائد کو زیادہ کرے، اس پر دوسرا سوال وارد ہوا کیا تمہارا قول ہے خدا تمہارے فضل کو ہمیشہ رکھے ہاتھ کو چومنے کے متعلق۔ کیا یہ مکروہ ہے یا نہیں اور تحقیق امام ترمذی اپنی جامع میں صفوان بن عسال کی حدیث لائے ہیں۔ کہ بیشک یہود کی ایک قوم نے رسول کریمؐ کے ہاتھ چوما اور پاوں کو بھی اور امام ترمذی نے کہا ہے حدیث حسن صیح ہے،۔

وروی الحاکم فی مستدرکہ ان رجلااتی النبی صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم فقال یارسول اللہ ارنی شیاازدادبہ یقینا فقال اذہب الی تلک الشجرۃ فادعہا فذہب الیہا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم یدعوک نجاءت حتی سلمت علی النبی صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم فقال لہا ارجعی فرجعت قال ثم اذن لہ تقبل راسہ ورجلیہ الحدیث ولایخفی ان تقبیل الید والرجل لایحصل بدون الانحناء وقد ثبت النہی عن الانحناء کما فی الترمذی من حدیث انس رضی اللہ عنہ قال قال رجل یارسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ اینحنی لہ قال لاقال فیلتزمہ ویقبلہ قال لاقال افیاخذبیدہ ویصافحہ قال نعم قال الترمذی ہذاحدیث حسن فاذاکان انحناء بعضنا لبعض ممنوع فما التوفیق بین الاحادیث الواردۃ بتقبیل یدالرجل ورجلہ فان ذلک لایمکن بدون الانحناء وما تقبیل الرجل وذاقلتم بجوازہ فبای صفۃ یکون وہل وردفی کیفیتہ حدیث بینوا توجروا وقد

اور امام حاکم اپنی مستدرک میں لائے ہیں کہ ایک انسان رسول اللہ کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسولؐ اللہ مجھے ایسی چیز دکھاو جس سے میرا یقین زیادہ ہوجائے آپؐ نے فرمایا، اس درخت کے پاس جاکر اسے پکار، وہ اس کر طرف گیا، اور کہا، کہ بیشک رسولؐ اللہ تجھے بلاتے ہیں پس اس درخت نے آپؐ کے پاس آکر آپؐ کو سلام کیا آپؐ نے اس کو لوٹنے کا حکم دیا وہ لوٹ گیا راوی کہتے ہیں پھر آنحضرتؐ نے اسے اجازت دی تو اس انسان نے آپؐ کے سر اور پاوں کو بوسہ دیا (الحدیث) اور یہ پوشیدہ نہیں، کہ ہاتھ اور پاوں کا بوسہ دینا بغیر جھکنے کے حاصل نہیں ہوسکتا حالانکہ جھکنے سے نہی ثابت ہوچکی ہے، جیسے کہ جامع ترمذی شریف میں حضرت انسؓ سے حدیث ہے راوی کہتا ہے کے آنحضرتؐ سے ایک انسان نے کہا کہ یارسول اللہ ہم سے ایک انسان اپنے بھائی سے ملتا ہے کیا وہ اس کے لئے جھک سکتا ہے آپؐ نے فرمایا نہیں اس نے کہا پس اسے چمٹ جائے اور اس کا بوسہ لے لے آپؐ نے فرمایا نہیں، اس نے عرض کی کیا اس کے ہاتھ کو پکڑکر مصافحہ کرے فرمایا ہاں، امام ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صیح ہے پس جب ہم سے بعض کے لئے جھکنا ہے تو ان احادیث کے درمیان جن میں آدمی کے ہاتھ وپاوں چومنے کا ذکر آتا ہے کیا تطبیق ہے اور جب تم اسے جائز کرو تو کس صفت سے ہوگا کیا اس کی کیفیت کے متعلق کوئی حدیث آئی

ہے، بیان کرو تمھیں اجر

وردالنہی ایضا عن مجرد التقبیل مطلقا سواء کان تقبیل یداورجل اوشئ من اعضاء الانسان کما رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ من حدیث ابی ریحانتہ فتفضلوابالجواب الشافی لازلتم اہلالعل المشکلات۔ فاقول

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ متوکلا علیہ وطالبا منہ التوفیق لاصابۃ الصواب اعلم ان ائمۃ الاصول ومنہم الامام السبکی فی جمع الجوامع وغیرہ صرحوبان الواحد بالشخص لہ جہتان واوردولذلک امثلۃ یستفادمنہ جواب مااستشکلہ السائل کثراللہ فوائدہ وزادفی علمہ وذلک ان الانحناء فیذاتہ للمخلوق ممنوع بنص الحدیث الذی ذکرہ السائل کثراللہ فوائدہ ولکنہ حیث کان غیر مقصودفی ذاتہ بل وسیلۃ الی امر مطلوب لم یکن ممنوعا وذلک ان تقبیل یدالرجل ورجلہ لایحصل بغیرالانحناء فلما کان فی ذاتہ غیر مقصود بل وسیلۃ الی امر مطلوب لم یدخل فی قسم الانحناء الممنوع

ملیگااورخالی بوسہ لینے سے بھی نہی آئی ہے مطلقا، خواہ ہاتھ ہویا پاوں کا یا انسان کے اعضاء میں سے کسی اورچیز کا ہو، جیسے کہ ابن ابی شیبہ اپنی کتاب میں ابن ریحانتہ کی حدیث لاتے ہیں جواب شافی فضل کرو تم ہمیشہ مشکلات کے حل کرنے میں قابل ہو، پس میں کہتا ہوں، شروع کرتا ہوں میں رحمن ورحیم کے نام سے اللہ پر توکل کرتا ہوااوراس سے درستگی تک پہنچنے کی توفیق طلب کرتا ہوں، جان، کہ اصول کے ائمہ اوران سے امام سبکی نے اوران کے غیر نے تصریح کی ہے کہ کسی انسان کو پانے والے کی دووجوہات ہیں اورانہوں نے کئی مثالیں بیان کی ہیں جن سے جس چیز کو سائل نے مشکل خیال کیا ہے جواب ہوسکتا ہے اللہ اس کے فوائد کو زیادہ کرے اوراس کے علم میں زیادتی کرے اوریہ اس وجہ سے کہ یقیناً اللہ کے سوا مخلوق کی ذات کے لئے جھکنا نص حدیث کے ساتھ ممنوع ہے جیسے سائل نے ذکر کیا ہے خدااس کے فوائد کو زیادہ کرے اور لیکن وہ بذات مقصودنہ ہو بلکہ مطلوبہ امر کے لئے وسیلہ ہو تو ممنوع نہیں ہے اوریہ اس لئے کہ ہاتھ پاوں کا بوسہ جھکنے کے بغیر حاصل نہیں ہوتا، پس جب وہ اپنی ذات میں غیر مقصود ہے پس امر مطلوب کی طرف وسیلہ ہے تو یہ انحاء ممنوع میں داخل نہ ہو، پس ممنوع صرف

فالممنوع ہوالانحناء المجردالمشابۃ للعبادۃ لاالانحناء الذی لیس مقصودافی ذاتہ بل وسیلۃ الی امر مطلوب کتقبیل یدالوالدین اوالعالم اوالشریف اوالامام العادل رجلہ اوا لحجرالاسودفماکان وسیلۃ الی امر مطلوب غیر مقصودلذاتہ لم یدخل فی قسم الانحناء المجردالمنہی عنہ وقد ثبت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل الحجرالاسودوسجد علیہ وشرع ذلک لامتہ فلم یکن الانحناء لتحصیل ہذہ السنۃ من قسم الممنوع ومانحن فیہ ذلک ہذا ماظہر للحقیراسیرالتقصیرواللہ سبحانہ وتعالی اعلم واماقول السائل زاداللہ فی علمہ انہ ثبت النہی عن التقبیل مطلقا سواء کان تقبیل یداورجل اوشئ من اعضاء الانسان کمافی مصنف ابن ابی شیبۃ من حدیث ابی ریحانتہ فجوابہ من وجوہ الاول ان السائل لم یذکررجال الحدیث ولفظہ حتی ینظرفی رجالہ ومتنہ ولیس ابن ابی شیبۃ ممن شرط الصحۃ فی مصنفہ بل فیہ الصحیح والحسن والضعیف الساقط۔

خالی جھکنا ہے جوکہ عبادت کے مشابہ ہے نہ کہ وہ جھکنا جوکہ اپنی ذات میں مقصود نہیں ہے بلکہ امر مطلوب کی طرف وسیلہ ہو جیسے کہ والدین کے ہاتھ یا عالم کے یا شریف اورامام عادل کے پاوں کا بوسہ لینا یا حجراسود کا پس جو جھکنا امر مطلوب کی طرف وسیلہ ہواوراپنی ذات کے لئے مقصود ہو وہ اس مطلق انحناء منھی عنہ کی قسم میں داخل نہیں ہے اور تحقیق ثابت ہے کہ رسول کریمؐ نے حجراسود کا بوسہ لیا اوراس پر سجدہ کیا اوراس کو اپنی امت کے لئے شروع ٹھہرایا، پس جو جھکنا اس سنت کو حاصل کرنے کے لئے ہے وہ ممنوع کی قسم سے نہیں ہے اورجس مسئلہ میں ہم ہیں وہ اسی سے ہے یہ وہ چیز جو مجھ حقیر کمی کے قیدی کے لئے ظاہر ہوئی اور اللہ سبحانہ، تعالی زیادہ عالم ہے اور لیکن سائل کا قول، خدااس کا علم میں زیادتی کرے کہ مطلقا تقبیل سے نہی ثابت ہوچکی ہے خواہ ہاتھ، پاوں یا اعضاء انسان میں کسی اور عضو کا بوسہ لینا ہو، جیسے ابن ابی شیبہ کی کتاب میں ابی ریحانہؓ کی حدیث ہے پس اس کا جواب کئی وجود سے ہے، پہلی وجہ تو یہ ہے کہ سائل نے رجال حدیث کا ذکر نہیں کیا اورنہ ہی اس کے الفاظ کا، تاکہ اس کے متن اور رجال کو دیکھا جائے اورابن ابی شیبہ ان مصنفوں سے نہیں ہے جنھوں نے اپنی کتاب کی صحت کی شرط لگائی ہے بلکہ اس کی کتاب میں احادیث، صیح، حسن اورضعیف گری ہوئی ہیں

الوجہ الثانی ان الاحادیث الواردۃ فی تقبیل الیدوالرجل والبطن والخدوالفمّ فی ابی داود۔ ومصنف الحافظ ابی سعیداحمد بن محمد بن زیادن النعروف بابن الاعرابی احدتلامذۃ ابی داودراوی سننہ عنہ تخالف مانقلہ السائل عن مصنف ابن ابی شیبۃ فہی مقدمۃ واصح فلنذکرمن ذلک ماینشرح لہ الصدران شاء اللہ۔ اخرج الترمذی فی جامعہ قال حدثنا ابوکریب عبداللہ بن ادریس وابواسامۃ عن شعبۃ عن عمروبن مرۃ عن عبداللہ بن مسلمۃ۔ عن صفوان بن عسال قال قال یہودی لصاحبہ اذہب بنا الی ہذا النبی فقال صاحبہ لاتقل نبی فانہ لوسمعک کان لہ اربعۃ اعین فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالاہ عن تسع ایات بنات۔ فقال لہ تشرکوا باللہ شیئاولاتسرفوولاتزنواولاتقلواالنفس التی حرم اللہ بالحق ولاتمشوابری ء الی ذی سلطان لیقتلہ

دوسری وجہ یہ ہے، کہ بیشک وہ احادیث جو ہاتھ، پیر، پیٹ رخسارہ اور منہ کا بوسہ لینے میں ابی داود، اور حافظ ابی سعید احمد بن محمد بن زیاد جو کہ ابن الاعرابی کے ساتھ معروف ہیں کی کتاب میں وارد ہونے والی مخالف ہیں سائل کی نقل کی ہوئی ابن ابی شیبہ والی حدیث کے (ابن الاعرابی امام ابی داود کے تلامذہ میں سے ہے) پس یہ احادیث مقدم ہیں اور اس سے اصح ہیں پس ہم وہ احادیث ذکر کرتے ہیں جن سے سائل کا شرح صدر ہوجائیگا، انشاء اللہ، امام ترمذی اپنی جامع ترمذی شریف میں لائے ہیں وہ روایت کرتے ہیں ابو کریب عبداللہ بن ادریس سے اور ابو اسامہ شعبہ سے وہ عمرو بن مرہ سے وہ عبداللہ بن سلمہ سے وہ صفوان بن عسال سے راوی کہتا ہے یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا میرے ساتھ اس نبیؐ کے پاس چلو اس کے ساتھی نے کہا نبیؐ مت کہو، کیونکہ ہوسکتا ہے وہ اسے سن لے اس کے لئے چار آنکھیں ہیں تو وہ دونوں رسول کریمؐ کے پاس آئے اور آپؐ سے تو واضح آیات کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک کسی کو مت ٹھہراو، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو، اور جن جان کو اللہ نے حق کے بغیر مت قتل کرو، اور بری انسان کو بادشاہ کے پاس نہ لے جاو، تاکہ وہ اسے قتل کرے

ولا تسحر وا ولا تا کلوا الربا ولا تقذفوا محصنۃ ولا تولوا یوم الزحف و علیکم خاصۃ معشر الیہود ان لا تعتدو وانی السبت قال نقبلا یدیہ ورجلیہ الحدیث رواہ الامام احمد و الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح۔ واخرجہ ایضا النسائی وابن ماجہ وابن جریر فی تفسیرہ وہو مشکل لان عبداللہ بن سلمۃ فی حفظہ قد تکلموا فیہ ولعلہ انقلب علیہ التسع بالعشر الکلمات فانہا وصایا فی التوراۃ لا تعلق لہا لقیام الحجۃ علی فرعون انتہی۔ واخرج ابو داود من حدیث الزارع وکان فی وفد عبدالقیس قال فجعلنا تتبادر من رواحلنا فتقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلیہ الحدیث واخرج ابو داود من حدیث ایضا من حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلی ان عبداللہ بن عمر حدثہ وذکر قصۃ قال فدنونا یعنی من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبلنا یدہ۔ وعن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال جآء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور جادو نہ کرو ربا کو مت کھاو اور پاکدامن کو تہمت نہ لگاو اور لڑائی کے دن پیٹھ مت پھیرو اور اے یہود کے گروہ تم پر خصوصا یہ ہے کہ ہفتہ کے دن میں زیادتی مت کرو راوی کہتے ہیں ان دونوں نے آپؐ ے ہاتھ پیر کا بوسہ لیا اسے امام حمد اور ترمذی لائے ہیں اور ترمذی نے فرمایا ہے یہ حدیث حسن وصیح ہے، اور اسے نسائی اور امام ابن ماجہ اور ابن جریر اپنی تفسیر میں لائے ہیں اور یہ مشکل ہے کیونکہ عبداللہ بن سلمہ کے حافظ میں محدثین نے کلام کیا ہے اور شاید کہ اس پر نو دس کلمات کے ساتھ بدل گئے ہیں کیونکہ یہ توارات میں وصایا ہیں ان کا تعلق فرعون پر حجت قائم کرنے سے کہا ہے، اور امام ابو داود زراع کی حدیث لائے ہیں اور وہ عبدالقیس کے وفد میں تھا کہا راوی نے پس شروع ہوئے ہم اپنی سواریوں سے سبقت لے جاتے تھے تاکہ ہم رسول کریمؐ کے ہاتھ پاوں کا بوسہ لیں امام ابو داود حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلی عن عبداللہ بن عمرؓ والی بھی لائے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ نے اسے حدیث سنائی اور ایک قصہ ذکر کیا کہا اس نے ہم رسول کریم ﷺ کے قریب ہوئے اور ہم نے آپؐ کے ہاتھ اور آپؐ کے پاوں کا بوسہ دیا، اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی لائے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایک جنگلی رسول کریم ﷺ

فقال یا رسول اللہ انی اسلمت فادنی شیئا ازداد بہ یقینا قال ما ترید قال ادع تلک الشجرۃ فلتاتک قال اذہب الیہا فادعہا وقل لہا اجیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمالت فقطعت عروقہا وفروعہا حتی اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت السلام علیک فقال حسبی قال فمرہا فلترجع فرجعت فدلت عروقہا فی ذلک المکان ثم استوت کما کانت فقال ایذن ان اقبل راسک ورجلیک فاذن لہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبل راسہ ورجلیہ قال اذن لی ان اسجد لک قال لا یسجد احد لاحد ولو کنت امر احد ان یسجد لاحد لامرت المراۃ ان تسجد لزوجہا تعظیما لحقہ، رواہ الحاکم فی المستدرک وابن الاعرابی رسالتہ فی التقبیل والمعانقۃ والمصافحۃ الحافظ بن حجر فی فتح الباری وقال الحافظ فی فتح الباری وقد جمع الحافظ ابو بکر بن المقری جزء فی التقبیل سمعناہ واورد فیہ

کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسولؐ اللہ میں اسلام لے آیا ہوں مجھے ایسی چیز دکھائیے جس سے میرا یقین زیادہ ہوجائے آپؐ نے فرمایا تیرا کیا ارادہ ہے، اس نے کہا میں اس درخت کو بلاوں پس وہ آپؐ کے پاس آجائے آپؐ نے فرمایا جا اس درخت کی طرف جاو اور اسے کہو رسول کریم ﷺ کو جواب دے پس وہ درخت جھک گیا تو اس انسان نے اس کی شاخیں اور جڑیں کاٹ کر رسول کریم ﷺ کے پاس لے آیا پس انہوں نے آکر کہا آپؐ پر سلام ہو اس انسان نے کہا پس مجھے اتنی نشانی کافی ہے آپؐ نے فرمایا اسے حکم دے کہ لوٹ جائے پس وہ گئیں پس اس کی جڑیں اس جگہ میں مائل ہوگئیں پھر سیدھی ہوگئیں پس اس انسان نے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ میرے لئے اجازت مرحت فرمائیں کہ میں آپؐ کے سر اور پاوں کو بوسہ دیا اس نے کہا میرے لئے آپؐ کو سجدہ کرنے کی اجازت عطا فرمائیں آپؐ نے فرمایا کوئی انسان دوسرے کو سجدہ نہ کرے اور اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کا حکم دیتا تو میں عورت کو اس کے خاوند کے لئے سجدہ کا حکم دیتا اس خاوند کے حق کی تعظیم کے لئے الحدیث، اسے حاکم نے مستدرک میں نکلا ہے اور ابن الاعرابی اپنے رسالہ التقبیل والمعانقہ میں اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اور تحقیق حافظ ابو بکر بن المقری جزء فی التقبیل سمعناہ نامی رسالہ جمع کیا ہے اور اس میں انہوں نے بہت

احادیث کثیرۃ واثارا من جیدہا حدیث الزارع العبدی وکان فی وفد عبدالقیس قال فجعلنا نبادر من رواحلنا فنقبل ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورجلیہ اخرجہ ابوداود ومن حدیث مزیدۃ العصری مثلہ ومن حدیث اسامۃ بن شریک قال قمنا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنقبل یدہ- وسندہ قوی ومن حدیث جابر ان عمر قام الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنقبل یدہ- ومن حدیث بریدۃ فی قصۃ الاعرابی والشجرۃ فقال یا رسول اللہ ایذن لی ان اقبل راسک ورجلیک فاذن لہ – واخرج البخاری فی الادب المفرد من روایۃ عبدالرحمن بن رزین قال اخرج لنا سلمۃ بن الاکوع کفا ضخمۃ کانہا کف بعیر فقمنا الیہا فقبلنا ہا – وعن ثابت انہ قبل ید انس واخرج ایضا ان علیا قبل ید العباس ورجلہ – واخرج ابن المقبری واخرج من طریق ابی مالک الاشجعی قال قلت لابن ابی اوفی نا دلنی یدک التی بایعت بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سی احادیث واردکی ہیں ان تمام سے عمدہ حدیث زراع عبدی کی ہے اوروہ عبدالقیس کے وفد میں تھا راوی کہتا ہے پس شروع ہوئے ہم اپنی سواریوں سے سبقت لے جاتے تھے تاکہ رسول کریمؐ کے ہاتھ پاوں کا بوسہ لیں ۔ اورامام ابی داود مزیدہ العصری کی حدیث اس طرح کی لائی ہیں اورامسامہ بن شریک بھی وہ کہتے ہیں ہم رسول کریم ﷺ کی طرف کھڑے ہوئے پس ہم نےاپنے ہاتھ کا بوسہ لیا ۔ اوراس کی سند قوی ہے اورجابرؓ کی حدیث سے کہ بیشک حضرت عمرؓ فاروق رسول کریم ﷺ کی طرف کھڑے ہوئے اور آپؐ کے ہاتھ کا بوسہ لیا ۔ اوربریدہؓ والی حدیث اعرابی اور سنجرہ (درخت) والے قصہ والی اس اعرابی نے کہا، یا حضرت ﷺ مجھےاپنے سر اورپاوں کو بوسہ دینے کی اجازت دیجیئے آپؐ نے اجازت اسے عطا فرمادی، اورامام بخاری الاب المرد میں عبدالرحمن بن رزین کی حدیث لائے ہیں راوی کہتے ہیں ہمارےلئے سلمہ بن اکوع نے ایک موٹی ہتھیلی تھی نکالی ہم اس کی طرف کھڑے ہوئے اوراس کو بوسہ دیا، اوراسے ابن المقری لائے ہیں اورابی مالک اشجعی کے طریق سے لائے ہیں روای کہتا ہے میں نے ابن ابی اوفیؓ سے کہامجھے اپنا وہ ہاتھ پکڑاجس سے آپ نے رسول کریم ﷺ

فنا ولنیہا فقبلتہا وعن عمر انہم لما رجعوا من الغزو حیث فروا قالوا نحن الفرارون فقال بل انتم العکادون وانا فئۃ المومنین قال فقبلنا یدہ وقبل ابوامامۃ وکعب بن مالک وصاحباہ ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین تاب اللہ علیہم ذکرہ الابہدی وقبل ابوعبیدۃ ید عمر حین قدم وقبل زید بن ثابت ید ابن عباس حین اخذ ابن عباس برکابہ قال الابہری وانما کرہہا مالک اذا کانت علی وجہ التکبیر والتعظیم واما اذا کانت علی وجہ القربۃ الی اللہ لدینہ اولعلمہ اولشرفہ فان ذلک جائزا انتہی کلام الحافظ بن حجر قی فتح الباری وقال فی فتح الباری ایضا قال لانووی تقبیل ید الرجل لزہدہ وصلاحہ اوعلمہ اوشرفہ اوصیانتہ او نحوذلک من الامور الدینیۃ لایکرہ

کی بیعت کی ہے پس اس نے وہ ہاتھ پکڑایا پس میں اس کو بوسہ دیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ اس لڑائی سے واپس آئے جہاں وہ بھاگ گئےتھے، تو صحابہ (رضوان اللہ علیہ اجمعین) نے کہا کہ ہم تو بھاگنے والے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمٍ نے فرمایا بلکہ تم تو دوبارہ حملہ کرنے والے ہواور میں مومنوں کےلئے بمنطرلہ غنیمت کے ہوں روایؓ کہتے ہیں، پس ہم آپؐ کے ہاتھ کو بوسہ دیا، اورابوامامہ اورکعب بن مالک اوع اس کے دونوں ساتھیوں نے جب کہ اللہ نے ان کی توبہ قبول کی تو رسول کریم ﷺ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اسے ابھری نے ذکرکیا ہے اورحضرت ابع عبیدہؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کے آنے کے وقت ان کے ہاتھ کا بوسہ لیا اور حضرت زید بن ثابت نے حضرت ابن عباسؓ کے ہاتھ کو بوسہ دیا جب کہ انہوں نے ان کے گھوڑے کی رکاب پکڑی تھی ابھری فرماتے ہیں اورامام مالک نے اسے صرف اس وجہ سے مکروہ خیال کیا ہے جب کہ یہ بڑے بننے اور تعظیم کےلئے ہواور لیکن جب یہ نیکی کےلئے ہواللہ سے اس کے دین علم اور شرف کی وجہ سے تو تحقیق یہ جائزہے امام نووی فرماتے ہیں کہ آدمی کے ہاتھ کا بوسہ اس کے زہد، اصلاح، علم شرفاورپاکدامنی کی وجہ یا کسی اوردینی کام کی وجہ سے توپھر مکروہ نہیں بلکہ

بل یستحب فان کان لغناہ اوشوکتہ اوجاہہ عنداہل الدنیا فمکروہ شدید الکراہۃ وقال ابوسعید المتولی لایجوزا نتہی - واخرج ابوداود من حدیث عائشۃ فی قصۃ الافک قالت ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البشری یاعائشۃ فان اللہ قد انزل عذرک وقرأعلیہا القران فقال ابوای قومی فقبلی راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت احمداللہ عزوجل لاایاکما واخرج ابوداود من حدیث الشعبی مرسلا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالتزمہ وقبل مابین عینیہ - واخرج ابوداود ایضا من حدیث ایاس بن دغفل قال رایت ابانضرۃ قبل خدا الحسن رضی اللہ عنہ واخرج ابوداود من حدیث البراء قال دخلت مع ابی بکر اول ماقدم المدینۃ فاذا عائشۃ ابنتہ مضطجعۃ قد اصابتہا حمی فاتاہا ابوبکر فقال

مستحب ہے اوراگراس کی مالداری شوکت اورمرتبہ کی وجہ سے ہودینا والوں کے نزدیک توپھر سخت مکروہ ہے اورابوسعید متولی کا توکہنا ہے کہ یہ جائز ہی نہیں، اورامام ابعداود حضرت عائشہ کی حدیث قصہ الافک کے بارے میں لائے ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے کہا اے عائشہ خوش ہوجا تحقیق اللہ تعالی نے تیرا عذراتاراا اور آپؐ نے حضرت

عائشہ پر قرآن پڑھا تو میرے والدین نے مجھے کہا کھڑی ہورسول کریم ﷺ کے سر کو بوسہ دے تو میں نے عرض کی کہ میں تو اللہ عزوجل کی تعریف کرتی ہوں نہ کہ تمہاری، اور ابوداود شعبی کی حدیث لائے ہیں مرسل کہ بیشک رسول اللہ ﷺ حضرت جعفر بن طالب سے ملے پس اسے چمٹ گئے اور اس کی پیشانی کا بوسہ کیا، اور امام داود نیز ایاس بن دغفل کی حدیث بھی لائے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے ابا نضرہ کو حضرت حسنؓ کو بوسہ لیتے ہوئے دیکھا اور امام ابی داود براء کی حدیث لائے ہیں وہ کہتے ہیں جب میں مدینہ میں پہلے پہل آیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ داخل ہوا اچانک ان کی بیٹی حضرت عائشہ لیٹی ہوئی تھی انہیں بخار ہوگیا تھا، تو اس کے پاس حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لے گئے اور اسے کہا اے بیٹی تیرا کیا حال ہے اور اس کے رخسار کا بوسہ لیا،

واخرج ابوداود فی باب قبلۃ الجسد من حدیث اسید بن حضیر رجل الانصار قال بینما ہو یحدث القوم وکان فیہ مزاح بینا یضحکہم فطعنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خاصریۃ بعود فقال اصبرنی قال اصطبر قال ان علیک قمیصا لیس علی قمیص فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تمیصہ فاحتضنہ وجعل یقبل کشحہ قال انما اردت ہذا یا رسول اللہ۔

واخرج الحافظ ابوسعید احمد بن محمد المعرف بابن الاعرابی تلمیذ ابی داود راوی سننہ عنہ فی رسالتہ کتاب القبل والعانقۃ والمصافحۃ من حدیث ابی ثعلبۃ الخشنی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر او غزو بدا بالمسجد فصلی رکعتین ثم ثنی لفاطمۃ رضی اللہ عنہا ثم بازواجہ قال فتلقتہ فاطمۃ رضی اللہ عنہا فاعتنقتہ فجعل یقبل فاہ وعینیہ قال ان اللہ بعث اباک بامر لا یبقی بیت مدر ولا شعر الا ادخلہ اللہ

اور امام ابوداود جسم کے بوسہ دینے کے باب میں انصار کے انسان اسید بن حضیر کی حدیث لائے ہیں راوی کہتے ہیں میں قوم سے بات کر رہا تھا جس میں واضح مذاق تھا، جو انہیں ہنسا رہا تھا تو رسول کریم ﷺ نے اس کے پہلو میں ایک لکڑی سے ضرب لگائی تو راوی نے کہا مجھے قصاص دیجئیے آپؐ نے فرمایا قصاص لے لو اس نے کہا آپؐ پر تو قمیص ہے اور مجھ پر قمیص نہیں تھی پس رسول کریم ﷺ نے اپنے جسم سے کپڑے کو اٹھایا پس وہ آپؐ سے چمٹ گیا اور آپؐ کے پہلو کا بوسہ لینے لگا اس نے عرض کی یا رسولؐ اللہ میں نے تو اس کا ارادہ کیا تھا، اور حافظ ابوسعید احمد بن محمد المعروف بابن اللعرابی امام ابی داود کے شاگرد اور ان کی سنن کے راوی ان سے، اپنے رسالہ کتاب القبل والمعانقۃ والمصافحۃ میں ابی ثعلبہ خشنیؓ کی حدیث لائے ہیں راوی کہتے ہیں رسول کریمؐ جب کسی سفر یا لڑائی وغیرہ سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں آئے اور وہاں دو رکعات ادا فرماتے پھر حضرت فاطمہؓ کے پاس پھر اپنی بیویوں کے ہاں راوی فرماتے ہیں آنحضرتؐ سے حضرت فاطمۃالزہرؓ ملی پس اس نے آپؐ سے معانقہ کیا پس آپؐ اس کی آنکھ اور منہ کو بوسے دینے لگے آپؐ نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے تیرے ابا جان کو ایسے کام کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ نہ کوئی مکان اور نہ کوئی خیمہ باقی رہے گا حتی کہ اللہ عزوجل اس کی وجہ سے اسے

بہ عزا وذلا حتی یبلغ حیث بلغ وفیہ باسنادہ عن عکرمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قدم من سفر من مغازیہ قبل فاطمۃ رضی اللہ عنہا وفیہ باسنادہ ان خلد بن الولید استشار اختہ فی شئی فاشارت علیہ فقبل فاہا وفیہ فی باب قبلۃ البطن والجسد باسنادہ عن الحسن بن علی مرسلا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقی رجلا مختضبا باصفرۃ وفی ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم جریدۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حط حط ورس قال فطعن بالجریدۃ فی بطن الرجل فقال الم انہک عن ہذا فاثر فی بطنہ حتی ادماہ فقال الرجل القود یا رسول اللہ فقال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتص فقال مالبشرۃ احد فضل علی بشرتی قال فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بطنہ ثم قال اقتص فقبل الرجل بطن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ادعہا لعلک تشفع لی بہا یوم القیمۃ۔

عزت یا ذلت دے گا حتی اپنے مبلغ کو پہنچ جائیگا، اور اسی میں اس سند سے عکرمہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ بعض لڑائیوں کے سفر سے واپس تشریف لاتے تو حضرت فاطمۃالزہراؓ کا بوسہ لیتے اور اسی کتاب میں اسی اسناد سے ہے کہ تحقیق حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ اپنی بہن سے کسی کام سے مشورہ طلب کیا پس اس نے آپؐ پر اشارہ کردیا پس حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کے منہ کو بوسہ دیا، اسی طرح ابوسعید کے راسالے کتاب القبل والمعانقۃ والمصافحۃ کے باب قبلتۃ البطن والجسد امیں بمع سند مروی ہے حضرت حسن بن علی کی مرسل روایت ہے کہ آنحضرتؐ ایک ایسے آدمی سے ملے جس نے زرد رنگ استعمال کیا ہوا تھا، آنحضرتؐ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپؐ نے اسے کہا کہ ورس (بوٹی) کا اتاردو، اتاردو اور یہ کہتے ہوئے کہ میں تجھے اس رنگ سے روکا نہ تھا اس کے پیٹ پر چھڑی ماری حتی کہ زخم ہوگیا، اس آدمی نے قصاص کا مطالبہ کیا آپؐ نے فرمایا رسول خدا سے قصاص لو گے کیا؟ تو وہ کہنے لگا کہ میرے جسم پر کسی کے جسم کو فضیلت حاصل نہیں ہے آنحضرتؐ نے پیٹ ننگا کرتے ہوئے فرمایا کہ قصاص لے لو اس شخص نے بڑھ کر آنحضرتؐ کا پیٹ چوم لیا اور کہنے لگا کہ میں قصاص اس لئے چھوڑ دیتا ہوں کہ آپؐ اس کو عوض قیامت کہ میری شفاعت فرمائیں،

وفیہ باب قبلۃ السرۃ عن عمر بن اسحاق قال کنت امیر مع الحسن بن علی فی بعض طرق المدینۃ فلقیہ ابوہریرۃ فقال جعلنی اللہ فداک اکشف لی عن بطنک حتی اقبل الموضع الذی رایت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلہ فکشف عن بطنہ فقبل سرتہ۔

فہذہ الاحادیث والاثارالواردۃ عن الصحابۃ فی تقبیل الیدوالرجل والجسد والفم والخدوالبطن والسرۃ والکشح کلھا صریح تقبیل ہذہ المواضع الذکورۃ فہی مقدمۃ علی مارواہ ابن ابی شیبۃ من النہی عن تقبیل عضومن اعضاء الانسان علی فرض صحتہ اومحمول علی ماذاکان لغیر غرض دینہ اونحوامرداوامراۃ اجنبیۃ واللہ سجانہ وتعالی اعلم۔ واماقول السائل کثراللہ فوائدۃ وہل وردفی کیفیۃ تقبیل الرجل حدیث فجوابہ

اسی طرح باب: قبلتہ السرۃ: میں عمر بن اسحاق کی روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ کی کسی گلی میں حسن بن علی کے ساتھ جارہاتھاراستے میں حضرت ابوہریرہؓ ملے فرمانے لگے میری جان آپ پر قربان آپ پیٹ ننگا کیجئیے تاکہ میں اس جگہ بوسہ دوں جہاں نبی اکرمؐ بوسہ دیتے ہوئے میں نے دیکھا ہے حسن نے اپنا پیٹ ننگا کیا توابوہریرہ نے اس کی ناف کا بوسہ لیا، صحابہ کرامؓ سے مروی یہ احادیث وآثارہاتھ، پاوں، جسم، منہ، رخسار، پیٹ ناف اور کمر کے بوسے کے بارے میں بالکل صریح ہیں اوران مقامات کے بوسے کے جواز پر دال ہیں ابن ابی شیبہ کی روایت کو بالغرض صیح بھی مان لیا تو یہ روایات بوجہ کثرت اس پر مقدم ہونگی، (جس میں ہر انسانی عضوکے بوسے کی ممانعت آتی ہے) یا پھر غیر دینی اغراض اوراجنبی عورت اور امرلڑکے پر محمول ہوگی واللہ سبحانہ وتعالی اعلم:۔

اوریہ سوال کہ پاوں چومنے کی کیفیت کیا ہے کیا اس بارے میں کوئی حدیث ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ۔

لم اقف علی ذلک لکن معرفۃ ذلک بالاستقراء غیر مخفیۃ وہوانہ لایحصل الا بانحناء غیران الفقہاء ذکروافی کیفیۃ تقبیل الحجر الاسودوالرکن الیمانی بان یضع الرجل شفتیہ علی ماذکر من غیردفع صرتہ بذلک وذلک لایحصل بدون الانحناء فمناکذلک واللہ سبحانہ وتعالی اعلم و وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمدوالہ وصحبہ وسلم۔

حررہ المجیب الحقیر الفقیر الی احسان ربہ الکریم الباری حسین بن محسن الانصاری الیمانی السعدی الخزرجی عفااللہ عنہ۔امین

نورالعین فتاوی شیخ حسین ص ۳۶تا ص ۴۰

مجھے کسی حدیث کا علم نہیں ہے، البتہ استقراء سے اس کی معرفت آسان اور واضح ہے کہ وہ انحناء (جھکاو) کے بغیر ممکن نہیں ہے فقہائے حجراسوداوررکن یمانی کے بوسے کے بارے میں ذکرکیاہے کہ اس پر آدمی اپنے ہونٹ رکھے اور تھوک نہ لگنے دے انحناء کے بغیر تو یہ بھی ہوسکتاپاوں کواسی پرقیاس کیاجائیگا، وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمدوالہ وصحبہ وسلم،

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 10 ص 200-221

محدث فتویٰ